اسلام اور ہمارا قانونی نظام

عبدالقادر عودہ شہیدؒ

(۶)

مسلمان حکومتوں کا رویہ: ہم اس سے پہلے وضاحت کے ساتھ بیان کر چکے ہیں کہ مسلمان ممالک کی حکومتیں کس طرح اسلام کے خلاف جنگ آزما ہیں اور کس طرح وہ اسلام کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو نشانۂ ستم بنا رہی ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ حکومتیں کس طرح سے اللہ کے حرام کو حلال اور اللہ کے حلال کو حرام قرار دے رہی ہیں اسلامی قوانین کو معطل کر رہی ہیں اور حدود اللہ کو پامال کر رہی ہیں۔ ہم یہ بتا چکے ہیں کہ ان حکومتوں کی مساعی سامراجیوں کی حمایت اور جمہور مسلمین کی مخالفت کے لیے وقف ہیں۔ ہم اس سلسلے میں بے شمار مثالیں پیش کر چکے ہیں جن سے ان حکومتوں کے دعوائے اسلام کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے اور یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان کی ساری دوڑ دھوپ اسلام کے مفاد کے منافی ہے۔ یہاں ان مباحث و امثال کو دہرانے کی

(بقیہ محسنِ انسانیت)

تخریبی طاقت کو حرکت میں لانا چاہتا تھا۔ حق اگر میدان میں آگیا ہو تو پھر ناگزیر تھا کہ باطل کے محاذ پر بھی گرما گرمی پیدا ہو جائے۔ عاشق جانباز اگر کوچۂ جاناں کی طرف اقدام کرے تو پھر رقیب روسیاہ کی ضرورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مدینہ میں جس نئے معاشرہ کی اٹھان ہو رہی تھی اسے دیکھ دیکھ کر شیطان بُری طرح تلملا رہا تھا۔ وہ اپنے کچھ خدا کے لودعیاں نشاد میدان میں لانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اسے آلۂ کار مل گئے اور وہ ان کو اٹھا کر اسٹیج پر لے آیا۔ تحریک کو پہلے سابقہ ابراہیم علیہ السلام کے نام لیواؤں سے تھا، اب اس کے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کے جانشین چند بڑے تقدس پہنے اور کتاب اللہ بغل میں لیے خراماں خراماں بڑھتے دکھائی دیئے۔ تحریک اسلامی کے ڈرامے میں پہلے جو پارٹ متوّلیان کعبہ نے ادا کیا تھا۔ اب مدینہ میں وہی پارٹ فرزندانِ بیت المقدس نے اپنے ذمّے لیا۔ (باقی)

ضرورت نہیں ہے۔ لیکن مناسب ہوگا کہ یہاں ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ ان حکومتوں کی اس روش کا باعث کیا ہے۔ اس روش کے دو بڑے وجوہ ہیں۔ ایک احکام اسلام سے ناواقفیت۔ دوسرے اقتدار کے چھن جانے کا خوف۔ یہ امر انتہائی افسوسناک اور اذیت بخش ہے کہ مسلمان ممالک کی عنانِ حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو اسلام سے قطعی جاہل ہیں۔ وہی ہماری قوم کی گاڑی کے چلانے والے ہیں اور وہی بین الاقوامی مجالس و تقریبات میں اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی اور ترجمانی کرنے والے ہیں۔ ان میں سے بہت سے حکمران ایسے بھی ہیں جن کے آباؤاجداد گہرے اور پختہ اسلامی علم و عمل سے آراستہ تھے اور یہ لوگ آج بھی اپنی انفرادی زندگی میں متدین ہیں لیکن ان کا اسلام چند مراسم عبادات تک محدود ہے اور وہ ایک عامی مسلمان سے زائد کچھ بھی اسلام کا علم نہیں رکھتے۔ اُن کے ذہن میں اسلام صرف صوم و صلوٰۃ اور حج کا نام ہے۔ وہ اس حقیقت سے بالکل بے خبر ہیں کہ اسلام دنیا و آخرت کے ہر مسئلے پر حاوی ہے اور وہ مسجد سے لے کر ایوانِ حکومت تک ہماری ہر قدم پر رہنمائی کرتا ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہے کہ اصولِ اسلام میں سے اولین اصول یہ ہے کہ مسلمان اللہ کی نازل کردہ ساری تعلیمات پر ایمان لائے اور ایمان فقط قول و اعتقاد کا نام نہیں ہے بلکہ عمل بھی اس کا لازمی تقاضا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لیس الایمان بالتمنّی ولکن ما وقر فی القلب وصدقہ العمل وان قوماً خرجوا من الدنیا ولاحسنۃ لھم وقالوا نحسن الظن باللّٰہ وکذبوا، لو احسنوا الظن لاحسنوا العمل۔	ایمان کا انحصار تمناؤں پر نہیں ہے بلکہ ایمان وہ ہے جو دل میں جاگزیں ہو اور عمل اس کی تصدیق کرے۔ کچھ لوگ دنیا سے اس حال میں اُٹھے کہ اُن کے لیے کوئی بھلائی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ سے نیک گمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر انہوں نے اچھا گمان رکھا ہوتا تو عمل بھی اچھے کرتے۔

ہر شخص سے عمل کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر اس نے اچھا عمل کیا ہے تو اس کے حق میں مفید ہوگا اور اگر بُرا کیا ہے تو اس کے حق میں مُضر ہوگا۔ قرآن میں ارشاد ہے:۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ	کہہ دو کہ عمل کرو پس عنقریب اللہ دیکھے گا تمہارے عمل کو اور

(التوبہ - ۱۰۵) | اس کار سہل بھی۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الحجر - ۹۳) | پس تیرے رب کی قسم ہم پوچھیں گے ان سب سے اُن کے عمل کے بارے میں۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ (الزخرف ۷۲) | اور یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اُس کے بدلے جو تم کرتے تھے۔

حکمرانوں کی جہالت ہمارے حکمرانوں کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے ہم پر اسلام کے قوانین کی پابندی فرض کی ہے اور ہمیں اس کی اجازت نہیں دی کہ ہم کسی اور قانون کی پیروی کریں۔ انہیں معلوم نہیں کہ ہماری حکومت کی اساس منزل من اللہ احکام پر قائم ہونی چاہیے۔ اور جو اللہ کی نازل کردہ تعلیم کے مطابق حکومت نہ کرے وہ فسق و کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی اطاعت اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کرے۔ اللہ کے احکام میں تفریق نہیں کی جا سکتی اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے حکم کو پیروی کے لیے منتخب کرنے کی اجازت ہمیں نہیں دی گئی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ۔ (البقرہ: ۸۵) | کیا تم ایمان لاتے ہو کتاب کے کچھ حصے پر اور کفر کرتے ہو کچھ حصے کا پس کچھ نہیں جزا اس کی جو ایسا کرے تم میں سوائے دنیا کی زندگی کی ذلت کے اور قیامت کے دن وہ زیادہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ۔ (المائدہ: ۴۹) | اور بچ اُن سے مبادا وہ فتنے میں ڈال کر تجھے ہٹا نہ لیں اللہ کی نازل کردہ تعلیم کے کچھ حصے سے۔

ان حکمرانوں کو اس امر کا مطلق احساس نہیں ہے کہ اقامت دین حکومت کا اوّلین فریضہ ہے اور دین میں عبادت، سیاست، معیشت اور اخلاق سب کچھ شامل ہے۔ اسلام کی دعوت کا قیام، اس کی اشاعت اور حدود اللہ کو قائم رکھنا حکومت کے واجبات میں سے ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ غیر اسلامی قوانین کو اپنے ہاں نافذ کر کے شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله کے مصداق بن رہے ہیں، یعنی وہ ایک

ایسا دین گھڑ رہے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ وہ لوگوں کو تحاکم الی الطاغوت پر مجبور کر رہے ہیں اور اس طرح شیطان انہیں دور کی گمراہی میں مبتلا کر رہا ہے۔ ان کا حال اُن لوگوں کا سا ہے جن کا نقشہ قرآن نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ۔ (النور: ۴۸)

اور جب انہیں بلایا جاتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف تاکہ وہ فیصلہ کرے اُن کے درمیان، اُس وقت ان کا ایک گروہ مُنہ موڑ لیتا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا۔ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا۔ (النساء: ۶۱-۶۳)

اور جب کہا جاتا ہے اُن سے آؤ اللہ کی نازل کردہ چیز کی طرف اور رسول کی طرف تو دیکھتا ہے منافقین کو کنی کتراتے ہوئے۔ پس کیا حال ہوتا ہے جب انہیں مصیبت پہنچتی ہے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے پھر آتے ہیں تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے کہ ہم تو صرف صلح صفائی چاہتے تھے۔ یہی لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کے کھوٹ جانتا ہے پس اُن سے اعراض کر اور انہیں نصیحت کر اور ان سے ایسی بات کہہ جو ان کے دل میں اترنے والی ہو۔

ان حکمرانوں کو معلوم ہے کہ یہ قوانین جدیدہ انسانی خواہشات ہیں اور سیاسی جماعتوں اور حکمرانوں کی تراوشِ افکار ہیں لیکن کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ نے ایسی خواہشات و افکار کی پیروی کرنے اور کرانے سے منع فرمایا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان قوانین نے اہلِ مغرب کو بامِ عروج تک پہنچا دیا ہے حالانکہ اس گمان میں ذرہ برابر حقیقت نہیں ہے۔ کیا جس وقت مسلمانوں نے یورپ والوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا تھا اور جس وقت صلیبیوں کو مار مار کر نکال دیا تھا، اور جس وقت یورپ کے اطراف میں مسلمانوں کا سکہ رواں تھا، کیا اُس وقت یورپ میں یہی قوانین رائج نہیں تھے۔ اگر دنیا کی بھیڑ مسلمان سے اختلاف رکھتی ہو یا اُس کی مخالف ہو تو مسلمان کو اس کی کیا پروا ہے۔ حق اتباعِ کثرت و اکثریت کا نام نہیں ہے۔ حق تو صرف خدا و رسول کے پیچھے

چلنے کا نام ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا (یونس: ۳۶) ان کی اکثریت نہیں پیروی کرتی مگر ظن کی۔

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (الانعام: ۱۱۶) اور اگر تو پیروی کرے اہلِ زمین کی اکثریت کی تو وہ تجھے بھٹکا دیں گے اللہ کی راہ سے۔

مومن تو امر اللہ کا پابند ہے۔ وہ سرِ مُو اس راستے سے انحراف نہیں کر سکتا۔ وہ بالکل ہوا و ہوس کا بندہ نہیں ہے۔ اُسے لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے حکام یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ مسلمان اللہ کی نافرمانی کر کے ان کی فرمانبرداری کریں گے۔ کفر و طاغوت کی اطاعت تو اُن پر حرام کی گئی ہے اور اللہ و رسول کی پکار پر لبیک کہنا اُن پر واجب کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (الانفال: ۲۴) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لبیک کہو اللہ اور رسول کو جب وہ تمہیں بلائیں اُس شے کی طرف جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (النور: ۵۱) مؤمنین کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں بلایا جائے اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ وہ ان کے مابین فیصلہ کریں تو وہ کہتے ہیں "سنا ہم نے اور مانا ہم نے"۔

یہ ہیں ہمارے فرمانروا اور یہ ہیں احکام اسلام؛ اگر وہ ان احکام سے جاہل ہیں تو اس جہالت کا نتیجہ مسلمانوں کی اور خود ان کی تباہی و ہلاکت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور اگر وہ تجاہلِ عارفانہ سے کام لیتے ہیں یا ان احکام کا صریح انکار کرتے ہیں تو انہوں نے اللہ کے عہد کو توڑ دیا ہے، انہوں نے اس شے کو توڑا ہے جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا، انہوں نے اللہ کی زمین میں فساد کا بیج بو دیا ہے، انہوں نے خدا کا بندہ ہونے اور اس کی عبادت و عبودیت بجا لانے سے انکار کر دیا ہے، انہوں نے تختِ حکومت پر بیٹھ کر اپنی خدائی اور کبریائی کا ڈنکا بجانے کی کوشش کی ہے۔ میں ان لوگوں کو خدا کا یہ پیغام سنائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ اور جو لوگ توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد

مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ۔ (الرعد ۲۵)

اور کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اللہ نے اور زمین میں فساد کرتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا... فَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا۔ (النساء ۱۷۲)

اور جو اس کی بندگی کو عار سمجھے اور بڑا بن بیٹھے پس ان سب کو وہ اپنے پاس اکٹھا کرے گا۔۔۔۔ اور جو لوگ بندگی کو عار سمجھتے تھے اور بڑے بنتے تھے پس انہیں دردناک عذاب دیگا اور وہ اللہ کے سوا کوئی رفیق و مددگار نہ پائیں گے۔

حرص اقتدار: یہ عجیب بات ہے کہ مسلمان ممالک کے ارباب حکومت پر اقتدار کی حرص اور اس کے چھن جانے کا خوف بری طرح سے مسلط ہے۔ وہ اس اقتدار کا دائمی پٹہ اپنے نام لکھوانے کے لیے ہزار جتن کرتے ہیں اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ وہ اپنی عزت، اپنے وطن اور اپنے ابنائے وطن کی عزت کو اقتدار کی بھینٹ چڑھانے میں تامل نہیں کرتے۔ وہ اللہ اور اللہ کے دین کے دشمنوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے دین کو بھی قربان کر دیتے ہیں۔ وہ پورے اخلاص، آمادگیٔ نفس اور طمانیت قلب کے ساتھ اعدائے اسلام سے دوستی گانٹھتے ہیں۔ وہ یہ سارے پاپڑ محض اس لیے بیلتے ہیں کہ اقتدار کی کرسی ان کے نیچے سے کھسکنے نہ پائے اور نہ ان کی فرمانروائی کا سنگھاسن ڈولنے پائے۔ وہ انگریزوں، روسیوں، فرانسیسیوں اور امریکنوں کی اطاعت بجا لاتے ہیں اور بے گناہ مسلمان مردوں اور عورتوں کی جان، مال اور آبرو سے کھیلتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کا فرمان ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ۔ (آل عمران: ۱۴۹، ۱۵۰)

اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو اگر تم اطاعت کرو گے ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا وہ پھیر دیں گے تمہیں الٹے پاؤں، ایسا ہو جاؤ گے تم گھاٹا پانے والے۔ بلکہ اللہ تمہارا ساتھی ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۰۰)	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے ایک گروہ کا جو اہلِ کتاب میں سے ہے تو وہ بنا دینگے تمہیں تمہارے ایمان کے بعد کافر۔

کیا ان حکمرانوں کو معلوم نہیں ہے کہ بہت سے اہلِ کتاب آج بھی مسلمانوں کی ہوا خواہی کا دم محض اس لیے بھرتے ہیں تاکہ انہیں کفر کی طرف لوٹا دیں۔ یہ حکمران ان لوگوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی ہرگز نہیں کرتے جو اسلام کے خادم ہیں، کیونکہ یہ حکمران مسلمان ریاستوں کو اللہ کے رنگ میں نہیں بلکہ غیر اللہ کے رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں۔ وہ اس تہمت سے بچنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ یہ اسلام کے حق میں متعصب ہیں اور کٹر مسلمان ہیں۔ بس اس ڈر کے مارے وہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں حالانکہ اسلام ہی اُن کے لیے اور ان کی قوم کے لیے طاقت و عزت کا اصل سرچشمہ ہے۔ اگر وہ اسلام کی حقیقت پر غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اسلام سے محبت اور کفر سے بغض ہی تو ایک مسلمان کا طرۂ امتیاز ہے مسلمان پر تو لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے گردوپیش کو اللہ کے رنگ میں رنگ دے۔ صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ صبغۃ۔

افسوس کہ اسی ہوس اقتدار نے اقتدار کے بھوکوں کو ذلیل و رسوا کر رکھا ہے اور اسلام سے جہالت نے اسلام کا راستہ روک رکھا ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایسے ارباب حکومت سے پالا پڑ گیا ہے جن کا نصب العین احکام اسلام کا قیام و نفاذ نہیں بلکہ اپنے اقتدار کا بقا و قیام ہے۔

اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْن!

اے مسلمانو! تمام بلادِ اسلامیہ استعمار پرستوں کے چنگل میں گرفتار ہیں۔ استعمار یہاں کی زمین و آسمان پر چھا گیا ہے۔ اس نے ہمارے ہاں لُٹس مچا رکھی ہے۔ ہماری بوٹیاں نوچی جا رہی ہیں۔ ہمارا خون نچوڑا جا رہا ہے۔ ہمارے معتقدات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ ہماری عزت و ناموس سے کھیلا جا رہا ہے۔ ہمیں اپنے دین سے برگشتہ کیا جا رہا ہے۔

اے مسلمانو! تمہارے ہاں ایسے قوانین رائج ہیں جنہیں تمہارے دین اور تمہاری تہذیب سے کوئی نسبت

اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تمہارے شعور و عقیدہ کی کھلی کھلی توہین ہے۔ اس سے تمہارے درمیان فتنہ و فساد کی اشاعت ہو رہی ہے۔ یہ استعماری حربے ہیں جو تمہارے خلاف استعمال کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے لوٹ کھسوٹ کو قانونی شکل عطا کی ہے اور کافرانہ حکومت کے لیے سندِ جواز مہیا کی ہے۔

اے مسلمانو! یہ تمہاری حکومتیں ہیں جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر رہی ہیں، قوانین اسلام کو معطل کر رہی ہیں، اسلام کے خادموں پر مظالم ڈھا رہی ہیں اور مغربی طاقتوں سے ساز باز کر رہی ہیں۔

اے مسلمانو! یہ تمہاری زندگی کا اجتماعی نظام ہے جس پر تمہارے قلوب مطمئن نہیں ہیں اور تمہاری طبائع راضی نہیں ہیں لیکن اس نظام کو تمہارے اوپر تمہاری حکومتیں استعماری طاقتوں کی مدد سے بجبر مسلط کر رہی ہیں۔ اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ اس فاسد نظام کو منہدم کر دیا جائے اور اس کی جگہ پر اسلامی نظام برپا کیا جائے۔ جب تک سامراجیوں اور ہماری حکومتوں کی پیدا کردہ رکاوٹیں تمہاری راہ سے دُور نہیں ہونگی، اسلام کی آمد اور پیش قدمی ہمیشہ مؤخر ہوتی رہے گی۔ آئیے ہم اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اس مقصد کی خاطر قربان کریں اور اپنے مخالفین کا مقابلہ صف بستہ ہو کر کریں۔ ہمیں آخری اور فیصلہ کن معرکے کے لیے تیار ہو جانا چاہیے فیصلے کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔

ولینصرن اللہ من ینصرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ولکنّ اکثر الناس لایعلمون۔

(رنتہ بعون اللہ)

سابقہ ادارہ دارالاسلام پٹھانکوٹ

سابقہ ادارہ دارالاسلام پٹھانکوٹ کی تعمیرات متروکہ کا کلیم داخل کیا گیا ہے۔ اس کے ثبوت میں ان کا نقشہ پیش کرنے کی ضرورت ہے جو ادارے کے ماہواری رسالہ "دارالاسلام" کے پہلے نمبر میں شائع ہوا تھا۔ اگر کسی صاحب کے پاس یہ نمبر موجود ہو تو براہ مہربانی عاریتہً عنایت فرمائیں۔ یہ رسالہ ۳۹ء میں جاری ہوا تھا۔

نیاز علی خاں۔ جوہر آباد ضلع سرگودھا۔